☆...... اردو قواعد و انشاء نوٹس فرسٹ ائیر ......☆

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم۔ (پنجاب گروپ آف کالجز، ایوب پارک کیمپس راولپنڈی)، (شعبہ اردو)

نظر ثانی۔ ڈاکٹر پروفیسر قمر الطاف، پروفیسر سید راشد گردیزی، پروفیسر راجا محمد وقاص، پروفیسر ساجدہ اسلم، پروفیسر الیاس،

☆☆......

عربی زبان کا لفظ ہے۔

لغوی معنی:۔

کنایہ: پوشیدہ بات کرنے کو کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی:۔

علم بیان کا اہم جزو ہے۔

یہ وہ کلمہ ہے، جس کے معنی مبہم اور پوشیدہ ہوں اور ان کا سمجھنا کسی قرینے کا محتاج ہو،

وہ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہوا ہو کہ اس کے حقیقی معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہوں۔

یعنی

بولنے والا ایک لفظ بول کر اس کے مجازی معنوں کی طرف اشارہ کر دے گا،

لیکن

اس کے حقیقی معنیٰ مراد لینا بھی غلط نہ ہوگا۔

مثلاً

''بال سفید ہو گئے لیکن عادتیں نہ بدلیں۔''

یہاں مجازی معنوں میں بال سفید ہونے سے مراد بڑھاپا ہے لیکن حقیقی معنوں میں بال سفید ہونا بھی درست ہے۔

کنایہ کی چند مزید مثالیں:۔

اس شخص کے بال سفید ہو گئے ہیں۔

اس مثال میں سفید بال کہہ کر اس شخص کا بوڑھا ہونا مراد لیا گیا ہے۔

اس شخص کا چہرہ نورانی ہے۔

اب اس مثال میں چہرہ کا نورانی ہونا سے مراد اس شخص کا تقوی ہے وہ نیک ہے تو اس کے چہرے پر نور ہے۔

چند مزید امثالہ

شتر بے مہار (وہ اونٹ جس کی نکیل نہ ہو)　　　پیٹ کا ہلکا (راز کی بات کہہ دینا)

مجاز مرسل اور کنایہ میں فرق:

کنایہ میں لفظ کے حقیقی اور مجازی معنی دونوں مراد لیے جا سکتے ہیں

مجاز مرسل میں صرف مجازی معنی مراد لیے جا سکتے ہیں

کنایہ کی دو اقسام:

۱۔ کنایہ قریب　　　۲۔ کنایہ بعید

۱۔ کنایہ قریب

کنایہ کی اس قسم میں کنایہ کوئی ایسی صفت ہو جو کسی خاص شخصیت کی طرف منسوب ہو اور اس صفت کو بیان کر کے اس سے موصوف کی ذات مراد لی گئی ہو۔

کنایہ کی یہ قسم فوراً سمجھ آ جاتی ہے۔ اس میں زیادہ غور و فکر نہیں کرنا پڑتا

یعنی اس صفت کو جیسے ہی سوچا جائے ذہن فوراً موصوف کی طرف چلا جاتا ہے۔

مثلاً عزیز لکھنوی کے بقول:

دعوے تو تھے بڑے ارنی گوئے طور کو　　　ہوش اڑ گئے ہیں ایک سنہری لکیر سے

اس شعر میں 'ارنی گوئے طور' سے حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔ کنایہ کی اس قسم سے توجہ فوراً ہی موصوف کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

زندگی کی کیا رہی امید　　　ہو گئے موئے سیاہ، موئے سفید

موئے سیاہ کا موئے سفید میں بدلنا............ بڑھاپے کی علامت............ بال سفید ہونا

داغ کے ایک شعر میں اس کی مثال؛۔

دامن میں آج میر کے داغ شراب ہے　　　تھا اعتماد ہم کو بہت اس جوان پر

اس شعر میں داغ شراب سے ذہن اس بات کی طرف جاتا ہے کہ شاعر شراب نوش ہے۔اس لیے یہ کنایہ ہے۔

نثری مثالیں؛۔

نمبرا؛۔علی ایک سفید پوش آدمی ہے۔

مجازی معنی............متوسط طبقے کا..........خاموشی سے زندگی گزار رہا ہے

حقیقی معنی..................سفید لباس پہننے والا

نمبر۲؛۔قانون کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔...........

۲۔کنایہ بعید

کنایہ کی اس قسم میں بہت ساری صفتیں کسی ایک موصوف کے لیے مخصوص ہوتی ہیں اور ان کے بیان سے موصوف مراد ہوتا ہے۔لیکن وہ ساری صفتیں الگ الگ اور چیزوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔

زیادہ غور و فکر کرنے کے بعد موصوف سمجھ آتا ہے۔

یعنی ان صفات میں خاصے غور و فکر کے بعد ذہن موصوف تک پہنچتا ہے۔

اس کو کنایہ بعید اور خاصہ مرکبہ بھی کہا جاتا ہے۔مثلاً:

ساقی وہ دے ہمیں کہ ہوں جس کے سبب بہم　　　　محفل میں آب و آتش و خورشید ایک جا

آب و آتش و خورشید کے جمع ہونے کی صفت شراب میں پائی جاتی ہے اور یہ صفات الگ الگ بھی موجود ہو سکتی ہیں۔

مگس کو باغ میں جانے نہ دیجیو　　　　کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا

مثال کی آسان وضاحت؛۔

مگس شہد کی مکھی کو کہا جاتا ہے۔

شہد کی مکھی باغ میں جائے گی تو پھولوں کا رس چوس کر چھتہ بنائے گی جس سے موم بنے گی اور اس سے موم بتی بنے گی اور اس موم بتی کو جب جلایا جائے گا تو پروانے آئیں گے اور وہ اس کے گرد چکر لگاتے لگاتے جل کر مر جائیں گے۔اس لیے کہا گیا کہ شہد کی مکھی کو باغ میں نا جانے دو۔